# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 4 نومبر 1958

## بھوگیل چنیلال پانڈیا

## بنام

## دی سٹیٹ آف بمبئی

(این ایچ بھگوتی، کے سبّاراؤ اور کے این وانچو، جسٹس صاحبان)

**ثبوت-سالیسیٹر کے تیار کردہ حاضری کے نوٹ-تصدیق کرنے والے وکیل کی قبولیت-بیان، اگر قبولیت کے لیے کسی دوسرے سے رابطہ ضروری ہے-انڈین ایویڈنس ایکٹ، 1872 (I، سال 1872)، دفعہ 157-**

اپیل کنندہ، جو ایک کمپنی کا کیشیئر ہے، پر مجرمانہ خیانت کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ جب بے ضابطگی کا پتہ چلا تو کمپنی کے چیئرمین اور سیکرٹری اور اپیل کنندہ کے درمیان سالیسیٹر کی موجودگی میں کچھ بات چیت ہوئی۔ اس کے فوراً بعد، سالیسیٹر نے ان گفتگوؤں کی حاضری کے نوٹ تیار کیے۔ مقدمے میں یہ نوٹ سالیسیٹر کی گواہی کی تصدیق کے لیے پیش کیے گئے تھے۔ اپیل کنندہ نے اعتراض کیا کہ یہ نوٹ ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 157 کے تحت قابل قبول نہیں ہیں۔ انہوں نے دعوی کیا کہ دفعہ 157 میں لفظ "بیان" بنانے والے کی طرف سے بیان کو کسی دوسرے شخص تک پہنچانے کی ضرورت ہے اور اس میں کسی شخص کی طرف سے اپنے استعمال کے لیے کی گئی کوئی تحریر یا یادداشت شامل نہیں ہے جب کہ اسے کسی دوسرے شخص تک نہیں پہنچایا گیا تھا۔

قرار پایا گیا کہ حاضری کے نوٹ دفعہ 157 کے تحت قابل قبول تھے۔ دفعہ 157 میں لفظ "بیان" کا مطلب صرف "کچھ بیان کیا گیا ہے" اور اس دفعہ کے تحت "کچھ بیان کیا گیا ہے" بیان بننے سے پہلے مواصلات کا عنصر ضروری نہیں ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دی کنگ بنام اینگا میو، اے آئی آر (1938) رنگون. 177, بھوگی لال بھیکا چند بنام رائل انشورنس کمپنی لمیٹڈ،اے آئی آر (1928) پی سی 54، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 31، سال 1958۔

فوجداری حوالہ نمبر 129، سال 1957 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 8 اگست 1957 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، جو کیس نمبر 82، سال 1956 میں گریٹر بمبئی کے لیے سیشن عدالت کے یکم دسمبر 1956 کے عدالت عالیہ کے حوالہ کے حکم سے پیدا ہوئی تھی۔

پرشوتم تریکمداس، جی آر گناترا اور آئی این شراف، اپیل کنندہ کے لیے۔

مدعاعلیہ کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے دفتری اور آر ایچ دھبر۔

4.1958 نومبر۔

عدالت کا فیصلہ وانچو، جسٹس نے دیا۔

وانچو، جسٹس خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل فوجداری مقدمے میں کسی خاص دستاویز کے ثبوت میں قبولیت کے سوال تک محدود ہے۔سوال کی وضاحت کے لیے ضروری کیس کے مختصر حقائق یہ ہیں: بھوگی لال چنلال پانڈیا اپیل کنندہ پر روپے 4,14,750 کے سلسلے میں مجرمانہ خیانت کا مقدمہ چلایا گیا اور مقدمہ فیصلہ ساز کمیٹی کی مدد سے چل رہا تھا۔وہ میسرز مورارجی گوکل داس اسپننگ اینڈ ویونگ کمپنی لمیٹڈ، بمبئی کی ملازمت میں کیشیئر تھا۔اس طرح اسے کمپنی کے فنڈز کی ذمہ داری سونپی گئی۔ان کے خلاف الزام یہ تھا کہ یکم جولائی سے یکم دسمبر 1954 کے درمیان انہوں نے مذکورہ رقم کا غبن کیا۔استغاثہ کے گواہوں میں گوپی کشن، چیئرمین، مودی، سکریٹری، اور کمپنی کے وکیل سنتوک شامل تھے۔جب جعل سازی کا پتہ چلا تو 21 اور 27 جنوری 1955 کے درمیان گوپی کشن، مودی اور سنتوک، جن سے اس سلسلے میں مشورہ کیا گیا تھا، اور اپیل کنندہ کے درمیان کچھ بات چیت ہوئی۔سنتوک نے جلد ہی ان گفتگو کے نوٹ تیار کیے جنہیں حاضری کے نوٹ کہا جاتا ہے۔عدالت میں اپنے ثبوت میں، سنتوک نے گواہی دی کہ ان تاریخوں پر اس کے اور ان افراد کے درمیان کیا ہوا ہے۔سنتوک کی گواہی کی تصدیق کے لئے نمائش V پر نشان زد حاضری کے نوٹ بھی تیار کیے گئے تھے۔ٹرائل جج کے سامنے ان نوٹوں کی قبولیت پر دو بنیادوں پر اعتراض کیا گیا، یعنی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(1) کہ انہیں ثبوت میں داخل نہیں کیا جاسکا کیونکہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 173 کے تحت ملزم کو کاپیاں فراہم نہیں کی گئی تھیں، اور

(2) کہ انہیں سنتوک کے ثبوت کی تصدیق کے طور پر ایویڈنس ایکٹ (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کی دفعہ 157 کے تحت ثبوت میں نہیں دیا جاسکا۔

ٹرائل جج نے ان دونوں دلائل کو خارج کر دیا اور نوٹوں کو ثبوت میں قبول کر لیا۔ انہوں نے اپنے چارج میں ان کا حوالہ فیصلہ ساز کمیٹی کو دیا۔ بالآخر، تاہم، فیصلہ ساز کمیٹی نے 53 کی اکثریت سے قصوروار نہ ہونے کا فیصلہ واپس کر دیا۔ اس کے بعد ٹرائل جج نے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 307 کے تحت عدالت عالیہ کا حوالہ دیا۔ عدالت عالیہ نے نمائش V سمیت تمام شواہد بذریعے جائزہ لیا، کیس کو ثابت پایا، اور اپیل کنندہ کو مجرم قرار دیا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے نارائن راؤ بنام ریاست آندھرا پردیش ([1]) میں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر مجموعہ ضابطہ فوجداری 173 کی بنیاد پر ان نوٹوں کی قبولیت پر اعتراض ترک کر دیا ہے۔ تاہم، انہوں نے سختی سے دعوی کیا ہے کہ نوٹوں کو ایکٹ کی دفعہ 157 کے تحت ثبوت میں داخل نہیں کیا جاسکتا۔

دفعہ 157 ان شرائط میں ہے۔

" گواہ کی گواہی کی تصدیق کے لیے، اس طرح کے گواہ کی طرف سے اسی حقیقت سے متعلق، اس وقت یا اس کے بارے میں جب حقیقت پیش آئی تھی، یا اس حقیقت کی تحقیقات کرنے کے لیے قانونی طور پر مجاز کسی اتھارٹی کے سامنے دیا گیا کوئی بھی سابقہ بیان ثابت کیا جاسکتا ہے۔"

دلیل ہے کہ اس حصے میں 'بیان کردہ کے الفاظ کے لیے ضروری ہے کہ اس بیان کو بنانے والے کی طرف سے کسی دوسرے شخص کو اس کا پیغام ہونا چاہیے اور یہ کہ دفعہ 157 کے معنی میں کسی بیان میں کسی شخص کی طرف سے اپنے استعمال کے لیے کی گئی کوئی تحریر یا یادداشت شامل نہیں ہے جب کہ اسے کسی دوسرے شخص کو نہیں بتایا جاتا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اس طرح کی تحریر کو دفعہ 159 کے تحت گواہ کی یاد کو تازہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے؛ لیکن یہ ثبوت میں تب تک قابل قبول نہیں ہوتا جب تک کہ دوسرا فریق دفعہ 161 کے تحت دستاویز پر گواہ سے جرح نہ کرے۔ اس معاملے میں دستاویز پر جرح کا کوئی سوال ہی نہیں تھا کیونکہ استغاثہ نے خود سنتوک کے معائنے کے دوران

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نوٹ پیش کیے تھے تاکہ اس کی تصدیق کی جا سکے۔ مختصراً، فاضل وکیل دلیل یہ ہے کہ اس طرح کی تحریر کو صرف دفعہ 159 کے تحت استعمال کیا جا سکتا ہے اور اسے دفعہ 157 کے معنی میں بیان نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ دفعہ 157 میں استعمال ہونے والے لفظ 'بیان' کا مطلب یہ ہے کہ اسے کسی دوسرے شخص تک پہنچایا گیا ہو گا۔

اب ایکٹ میں لفظ 'بیان' کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ اس لیے ہمیں لفظ کے معنی کی لغت پر جانا ہو گا تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ قانون کے دوسرے حصوں میں لفظ 'بیان' کے استعمال سے بھی مدد لی جا سکتی ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ اس میں کس معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

شارٹر آکسفورڈ انگلش ڈکشنری اور ویبسٹرز نیو ورلڈ ڈکشنری میں پائے جانے والے لفظ بیان کا بنیادی معنی 6 ہے جو بیان کیا گیا ہے۔ شارٹر آکسفورڈ انگلش ڈکشنری میں جو ایک اور معنی دیا گیا ہے وہ تحریری یا زبانی مواصلات ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی بیان مواصلات کے معنی میں کسی کے سامنے دیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ اس کا بنیادی معنی نہیں ہے۔ لہذا، جب تک کہ دفعہ 157 یا ایکٹ کی دیگر توضیعات میں کوئی ایسی چیز نہ ہو، جو ہمیں لفظ 'بیان' کے بنیادی معنی سے ہٹنے پر مجبور کرتی ہے، اس بات کو برقرار رکھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ کسی دوسرے شخص سے بات چیت کا جوہر ہے اور اس طرح کے مواصلات کے بغیر دفعہ 157 کے معنی میں کوئی بیان نہیں ہو سکتا۔ لفظ 'بیان' ایکٹ کے متعدد حصوں میں اس کے بنیادی معنی 'کچھ بیان کیا گیا ہے' کے طور پر استعمال کیا گیا ہے اور یہ معنی اسے دفعہ 157 کے تحت بھی دیا جانا چاہیے جب تک کہ ایسی کوئی چیز نہ ہو جو اس دفعات کے مقصد کے لیے اس معنی کو کم کر دے۔ الفاظ عام طور پر کسی قانون میں ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں جب تک کہ سیاق و سباق میں کچھ ناگوار نہ ہو۔

ایکٹ کے دفعات کا پہلا زمرہ جس میں لفظ بیان آتا ہے، دفعہ 17 سے 21 ہیں، جو داخلوں سے متعلق ہیں۔ 'دفعات 17 میں لفظ 'داخلہ' کی وضاحت کی گئی ہے، دفعات 18 سے 20 میں بیان کیا گیا ہے کہ کیا بیانات داخلہ ہیں، اور دفعات 21 ان افراد کے خلاف داخلے کے ثبوت سے متعلق ہے جو انہیں بناتے ہیں۔ اس سلسلے میں دفعات 18 سے 21 میں استعمال ہونے والے الفاظ' کے ذریعے دیے گئے بیانات ہیں۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ افراد کے بیانات کو ان کے خلاف اعتراف کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے حالانکہ وہ کسی دوسرے شخص کو نہیں بتائے گئے ہوں گے۔ مثال کے طور پر، کسی شخص کی حساب فہمی کی کتابوں میں دیے گئے بیانات جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ کسی دوسرے شخص کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مقروض تھا، وہ اعتراف ہیں جو اس کے خلاف استعمال کیے جا سکتے ہیں حالانکہ یہ بیانات کبھی کسی دوسرے شخص کو نہیں بتائے گئے تھے۔ دفعہ 21 کی مثال (b) سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ان دفعات میں استعمال ہونے والے لفظ 'بیان' کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے شخص کو بتائے گئے ہوں گے۔ مثال میں جہاز کے کپتان کے ذریعہ کاروبار کے عام دور میں رکھی گئی کتاب میں کی گئی سوالیہ اندراجات کو بیانات کہا جاتا ہے، حالانکہ یہ اندراجات کسی دوسرے شخص کو نہیں بتائے جاتے ہیں۔ لہذا، ان حصوں کی جانچ پڑتال سے پتہ چلتا ہے کہ ایکٹ کے اس دفعات میں لفظ 'بیان' کو اس کے بنیادی معنی میں استعمال کیا گیا ہے، یعنی 'کچھ جو بیان کیا گیا ہے' اور مواصلات ضروری نہیں ہے تاکہ یہ ایک بیان ہو۔

اگلی دفعہ جس کا حوالہ دیا جا سکتا ہے وہ ایکٹ کا دفعہ 32 ہے۔ یہ ان افراد کے بیانات سے متعلق ہے جو مر چکے ہیں، یا نہیں مل سکتے ہیں یا جو ثبوت دینے سے قاصر ہو جاتے ہیں یا جن کی حاضری بغیر کسی تاخیر یا اخراجات کے حاصل نہیں کی جا سکتی ہے جو عدالت کو غیر معقول معلوم ہوتی ہے۔ ذیلی دفعہ (2) خاص طور پر ظاہر کرتی ہے کہ کاروبار کے عام دور میں یا پیشہ ورانہ فرائض کی انجام دہی میں رکھی گئی کتابوں میں کی گئی کوئی اندراج یا یادداشت ایک بیان ہے، حالانکہ اسے کسی دوسرے شخص تک پہنچانے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ اسی طرح، ذیلی دفعہ (6) سے پتہ چلتا ہے کہ خاندانی معاملات، یا کسی خاندانی نسب، یا کسی مقبرے، یا خاندانی تصویر سے متعلق کسی بھی وصیت یا عمل میں کیے گئے کسی بھی رشتے کے وجود سے متعلق بیانات بیانات ہیں حالانکہ ان کے کسی دوسرے شخص سے بات چیت کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔

ایک بار پھر، دفعہ 39 سے پتہ چلتا ہے کہ ایک بیان کسی دستاویز میں موجود ہو سکتا ہے جو کسی کتاب کا حصہ بنتا ہے۔ اس معاملے میں بھی اس بیان کو بیان بنانے کے لیے اس بیان کو کسی دوسرے شخص تک پہنچانے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔

پھر، دفعہ 145 ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ گواہ سے تحریری طور پر کیے گئے پچھلے بیانات کے بارے میں جرح کی جا سکتی ہے یا اس کی تردید کرنے کے مقصد سے تحریری طور پر کم کیا جا سکتا ہے۔ اس دفعہ کے تحت ایک گواہ کی طرف سے رکھی گئی ڈائری کے بیانات سے اس کی تردید کی جا سکتی ہے، حالانکہ ان بیانات کو کسی دوسرے شخص تک پہنچانے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس کے بعد دفعہ 157 آتا ہے، جسے ہم پہلے ہی اوپر بیان کر چکے ہیں۔ یہاں بھی استعمال ہونے والے الفاظ 'بیان کردہ بیان' ہیں۔ ہمیں کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ اس حصے میں بھی لفظ 'بیان' کو اس کے بنیادی معنی میں کیوں استعمال نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔ اس دفعہ میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس کے لیے کسی بھی طرح سے یہ ضروری ہو کہ کسی دوسرے شخص سے بات چیت کے عنصر کو اس میں استعمال ہونے والے لفظ 'بیان' کے معنی میں شامل کیا جائے۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ اگر ہم اس حصے میں لفظ 'بیان' کے معنی میں کسی دوسرے شخص سے بات چیت کا اشارہ نہیں کرتے ہیں، تو اس کے نتیجے میں ایک گواہ اس کی بنائی ہوئی اور خفیہ رکھی ہوئی کچھ تحریر پیش کر کے اپنی تصدیق کرے گا اور یہ کہ یہ بہت خطرناک ہوگا۔ اب، اس طرح کی تحریر کی قبولیت اور اس سے منسلک ہونے والی قدر کے درمیان فرق کرنا ضروری ہے۔ دفعہ 157 اس قسم کے پچھلے بیانات کو بھی قابل قبول بناتی ہے؛ لیکن اس نوعیت کی تصدیق کے ساتھ کیا قدر منسلک کی جانی چاہیے یہ ایک مختلف معاملہ ہے جس کا فیصلہ عدالت کو ہر معاملے کے حالات میں کرنا ہے۔ جس گواہ کی تصدیق کی کوشش کی جاتی ہے اسے گواہ خانے میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ جرح کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ جرح کنندہ یہ ظاہر کر سکتا ہے کہ اس طرح کے پہلے بیان پر کوئی انحصار نہیں کیا جانا چاہیے۔ لہذا، جس خطرے پر اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے زور دیا کہ گواہ کے لیے واقعی کوئی خطرہ نہیں ہے، وہ جرح سے مشروط ہے۔ اہم ثبوت گواہ خانے میں گواہ کا بیان ہے اور اس نوعیت کی دستاویز صرف اس کی تصدیق کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اگر اہم ثبوت کو جرح کے ذریعے ہلا دیا جاتا ہے، تو اس طرح کے دستاویز کے ذریعے تصدیق کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لہذا، اس مبینہ خطرے کی وجہ سے اس حصے میں 'بیان' لفظ کو مختلف معنی دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے، جو حقیقت میں موجود نہیں ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے خاص طور پر ایکٹ کی دفعہ 159 کا حوالہ دیا تاکہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ نمائش V جیسے نوٹ صرف یادداشت کو تازہ کرنے کے لیے استعمال کیے جا سکتے ہیں اور دفعہ 161 کے تحت مقرر کردہ شرائط کے تحت ثبوت ہو سکتے ہیں۔ وہ یہ تجویز نہیں کرتا کہ جو دفعہ 159 کے تحت آتا ہے اسے لازمی طور پر دفعہ 157 کے تحت لفظ 'بیان' کے معنی سے خارج کر دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، ایک آدمی دوسرے کو ایک خط لکھ سکتا ہے جس میں کچھ حقائق کا حوالہ اس وقت یا اس کے بارے میں دیا جاتا ہے جب وہ واقع ہوئے تھے اور اسے اپنی یادداشت کو تازہ کرنے کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ خط کسی دوسرے شخص کے لیے ایک مراسلہ ہے؛ یہ، یہاں تک کہ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کے مطابق، دفعہ 157 کے معنی میں ایک بیان ہوگا اور تصدیق کے مقاصد کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لیے قابل قبول ہو گا۔ لہذا، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ چونکہ کسی دستاویز کو دفعہ 159 کے تحت یادداشت کو تازہ کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، اس لیے یہ دفعہ 157 کے معنی میں بیان نہیں ہو سکتا۔ دفعہ 159 حالات کے ایک مخصوص سیٹ سے متعلق ہے اور لفظ 'بیان' اس میں بالکل ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ دفعہ 159، ہماری رائے میں، یہ فیصلہ کرنے میں کوئی مددگار نہیں ہے کہ دفعہ 157 میں لفظ 'بیان' کا کیا مطلب ہے۔ دفعہ 159 کے تحت تازہ یادداشت اس دفعہ میں مذکور شرائط کے تحت تحریری بیانات تک محدود ہے، جبکہ دفعہ 157 کے تحت تصدیق تحریری بیانات یا زبانی بیانات سے بھی ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دفعات 157 اور 159 کی زبان میں فرق ہے۔ لیکن یہ فرق، ہماری رائے میں، کسی ایسے نتیجے پر نہیں پہنچتا جو دفعہ 157 کے تحت لفظ 'بیان' کے معنی کو صرف ان بیانات تک محدود کر دے جو کسی دوسرے شخص کو بتائے جاتے ہیں۔ لہذا، لفظ کے بنیادی معنی پر غور کرنے پر۔ 'بیان' اور ایکٹ کے مختلف دفعات میں، ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ دفعہ 157 کے تحت 'بیان' کا مطلب صرف 'کچھ بیان کیا گیا ہے' اور 'کچھ بیان کیا گیا ہے' اس دفعہ کے تحت بیان بننے سے پہلے کسی دوسرے شخص سے بات چیت کا عنصر ضروری نہیں ہے۔ اس معاملے کے پیش نظر حاضری کے نوٹ دفعہ 157 کے معنی میں بیانات ہوں گے اور دفعہ 157 کے تحت سنتوک کے ثبوت کی تصدیق کے لیے قابل قبول ہوں گے۔

آیئے اب بار میں مذکور مقدمات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ کنگ بنام اینگا میو ([1]) میں، رنگون عدالت عالیہ کا ایک مکمل بنچ تصدیق کی نوعیت اور ان حالات سے متعلق سوالات پر غور کر رہا تھا جب کسی شخص پر کسی جرم کا الزام لگایا جاتا ہے اور اس کے خلاف ثبوت جزوی یا مکمل طور پر کسی ساتھی یا ساتھیوں کا ہوتا ہے۔ اس لیے جو بات خاص طور پر ہمارے سامنے اٹھائی گئی ہے وہ رنگون عدالت عالیہ کے سامنے نہیں تھی۔ منظور کرتے ہوئے، فاضل ججوں نے ایکٹ کی دفعہ 157 کا حوالہ دیا اور کہا کہ یہ طے شدہ قانون ہے کہ کوئی شخص اپنی تصدیق نہیں کر سکتا۔ یہ مشاہدات کرتے وقت، فاضل ججوں کو انگلش ایویڈنس ایکٹ، 1938 کی ترمیم سے پہلے انگلینڈ میں طے شدہ قانون کا حوالہ دینا چاہیے۔ تاہم، ایویڈنس ایکٹ 1938 (1 اور 6Geo.2، c۔28) کے ذریعے انگریزی قانون میں ایک تبدیلی متعارف کرائی گئی۔ اس ایکٹ میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی سول صنعتی عملدرائی میں جہاں کسی حقیقت کا براہ راست زبانی ثبوت قابل قبول ہو گا، کسی شخص کی طرف سے کسی دستاویز میں دیا گیا کوئی بھی بیان اور اس حقیقت کو قائم کرنے کی کوشش، اصل دستاویز پیش کرنے پر، اس حقیقت کے ثبوت کے طور پر قابل قبول ہو گی، اگر بیان بنانے والے کو بیان کے ذریعے نمٹائے گئے معاملات کا ذاتی علم

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھااور اگر اسے صنعتی عملدروائی میں گواہ کے طور پر بلایا جاتا ہے۔اس طرح ایک وکیل کی طرف سے تیار کردہ انٹرویو کے نوٹ جیسے کہ نمائش V اب انگلینڈ میں بعض شرائط کے تحت دستاویز میں بیانات کے طور پر قابل قبول ہیں۔(دیکھیں متعلقہ معماملہ پاؤ(متوفی) پاؤ بنام بارکلیز بینک لمیٹڈ ([2]))۔اس وجہ سے اور اس وجہ سے بھی کہ فیصلہ ہمارے سامنے اٹھائے گئے مخصوص سوال پر غور نہیں کرتا ہے،اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

اگلا مقدمہ بھوگی لال بھیکا چند بنام دی رائل انشورنس کمپنی لمیٹڈ ([3]) ہے۔ان الفاظ میں صفحہ 63 پر پریوی کونسل کے عزت ماب کے مشاہدات پر انحصار رکھا گیا ہے-

"دوسرا معاملہ جس پر ان کے جناب والا کو مشاہدہ کرنا مطلوب لگتا ہے وہ 30 جون 1923 کو بھٹاچارجی کی طرف سے اپنے سرکاری سربراہ کو لکھے گئے خط کے ثبوت میں بھیجا اور موصول کیا گیا ہے۔یہ خط دفعہ 157،ایویڈنس ایکٹ کے تحت بھیجا گیا اور موصول ہوا۔ان کے جناب والا کی خواہش ہے کہ یہ خط،اس دفعہ کے تحت،کسی بھی مقصد کے لیے مناسب طریقے سے قابل وصول نہیں تھا۔"

یہ مشاہدات ہماری رائے میں اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی مدد نہیں کرتے ہیں۔اس کی پوری دلیل رہی ہے کہ دفعہ 157 کے معنی میں ایک بیان کسی دوسرے شخص کو پہنچانا پڑتا ہے۔ان مشاہدات سے پتہ چلتا ہے کہ جس خط کو ان کے جناب والا خارج کر رہے تھے وہ یقینی طور پر ایک بیان تھا جو کسی دوسرے شخص کو بھیجا گیا تھا۔لہذا،جب ان کے جناب والا نے خط کو خارج کر دیا تو یہ اس بنیاد پر نہیں ہو سکتا تھا کہ بیان کسی دوسرے شخص کو نہیں بتایا گیا تھا؛یہ بھٹاچارجی کے ثبوت کی قدر کی وجہ سے ہونا چاہیے،جس پر پچھلے پیراگراف میں غور کیا گیا تھا۔

اس لیے یہ واضح ہے کہ ایکٹ کے دفعہ 157 میں استعمال ہونے والے لفظ کے بیان کا مطلب ہے 'کچھ ایسا جو بیان کیا گیا ہے' اور کسی دوسرے شخص سے بات چیت کا عنصر اس میں شامل نہیں ہے۔اس طرح سنتوک کی طرف سے تیار کردہ حاضری کے نوٹ دفعہ 157 کے معنی میں بیانات تھے اور ثبوت میں قابل قبول تھے۔

نتیجہ یہ ہے کہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اس طرح خارج کر دیا جاتا ہے۔

**اپیل خارج کر دی گئی۔**

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document